سلسلہ مطبوعات ۱۴

نظام کیا ہے؟

(حقیقت و اَثرات)

www.rahimia.org

مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

آئینہ

ابتدائیہ

(۱) نظام کسے کہتے ہیں۔

نظام کی لغوی حقیقت، نظام کی عرفی اور اصطلاحی حقیقت۔ انسان کا جسمانی نظام۔ خاندانی اور گھریلو زندگی کا نظام۔ شہری اور ملکی نظام۔ ملک کے لئے نظام کی ضرورت۔ ملکی نظام کی ذمہ داری۔ نظام کی تعریف۔ نظام کا فساد۔ مرکزی قومی نظام کے ذیلی نظام۔ بین الاقوامی نظام۔

(۲) نظام کے ہمہ گیر اثرات کا جائزہ۔

نظام کی مرکزی قیادت کا وجود اور معاشرے پر اس کے اثرات۔ جسمانی نظام کا قائد اور اس کے اثرات۔ انسانی جسم میں دل کا بنیادی کردار۔ خاندانی نظام کی قیادت اور اس کے اثرات۔ ملکی نظام کی قیادت اور سماج پر اس کے گہرے اثرات۔ جیسے حکمران ویسے عوام۔ جدید دور میں نظام کے گہرے اثرات۔ باشعور افراد کا فرض۔

www.rahimia.org

نام: پمفلٹ۔	نظام کیا ہے؟
مولف:۔	مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری
طبع سوم۔	مارچ 2018ء
ناشر۔	شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

ہر سماج کی ساخت پرداخت میں وہ نظام (System) بنیادی کردار ادا کرتا ہے جو اس معاشرہ میں رائج اور نافذ ہو، سماج کے اجتماعی ادارے جس شکل اور ہیت پر قائم ہوں معاشرہ اس کے اثرات قبول کرتا ہے، کوئی فرد بھی نظام کے دُور رَس اثرات کی گرفت سے اپنے آپ کو بچا کر نہیں رکھ سکتا ہے اسی لئے نظام کی ہیت حاکمہ معاشرہ کے تمام افراد کی ترقی وتنزل کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

جب تک نظام (System) درست رہتا ہے۔ یعنی قوم کے اجتماعی ادارے قومی اجتماعی مفادات کے محافظ رہتے ہیں اور لوگوں کے حقوق کی پوری پوری رعایت رکھتے ہیں تو معاشرہ اپنی فطری ترقی پر گامزن رہتا ہے۔ لیکن جب نظام اجتماعی مفادات کے تحفظ کی بجائے مراعات یافتہ طبقہ کا پاسبان بن جائے، لوگوں کے حقوق پامال کر کے مقتدر طبقات کی عیاشیوں کا ضامن بن جائے اور پوری قوم کی نمائندگی کی بجائے آمریت کا روپ دھار کر گروہی مفادات کا اسیر ہو جائے تو ایسے میں قومی مفادات خطرے میں پڑ جاتے ہیں اور ہر فرد اپنی جگہ ظلم وستم کا شکار ہو جاتا ہے اور یوں پوری قوم ظلم واستحصال پر مبنی ظالمانہ نظام کی چکی میں پسنے لگتی ہے۔

www.rahimia.org

جب معاشرے میں رائج نظام قوم کے اجتماعی حقوق کونظر انداز کرنے کا وطیرہ اپنالے اور اس کی بر بریت اپنی انتہاء کو پہنچ جائے تو اس وقت فطری اور طبعی طور پر ضروری ہوجاتا ہے کہ اس ظالمانہ نظام کو ختم کیا جائے اور صحیح بنیادوں پر قومی اور اجتماعی امنگوں کے مطابق ایسا عادلانہ نظامِ اجتماعی قائم کیا جائے، جو پوری قوم کا نمائندہ ہو۔قوم کے اجتماعی وانفرادی حقوق کا ضامن ہو اور تمام افراد کی اجتماعی ترقی کی ضمانت فراہم کرے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قوم کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے قومی وقار میں اضافہ کرے اور دیگر اقوام کے لئے ایک مثالی معاشرہ کی تصویر کشی کرے تا کہ معاشرے کا ہر فرد نہ صرف یہ کہ خوشحال ہو اور امن وسکون کی زندگی بسر کرے بلکہ ایک باوقار قوم کے باوقار فرد کی حیثیت میں اپنا ایک مقام اور شناخت باقی رکھ سکے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ابتدائی اور تمہیدی درجے میں نظام کی حقیقت اور اس کے ہمہ گیر اثرات سے واقفیت حاصل کی جائے تا کہ ایک صحیح اور عادلانہ نظام کے قیام کی اہمیت کا درست اندازہ لگایا جاسکے۔نتیجۃً باشعور نوجوان موجودہ دور میں اپنے لئے ایک بہتر راہ عمل متعین کرسکیں اور اپنے اجتماعی اداروں کو صحیح بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے راست سمت میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھ سکیں۔اللہ ہمارا حامی وناصر ہو۔

(مولانا مفتی) عبدالخالق آزاد رائے پوری

۱۔ نظام کسے کہتے ہیں

نظام (System) پر بحث و گفتگو سے قبل یہ ضروری ہے کہ ہم اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل کریں اور یہ معلوم کریں کہ ''نظام'' کسے کہتے ہیں؟ اس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ اور مثالوں کی روشنی میں اس کی وضاحت کیونکر ممکن ہے؟ اس لئے ذیل میں نظام کی حقیقت واضح کرنے کے لئے ان تمام پہلوؤں پر مختصر طور پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نظام کی لغوی حقیقت:

لفظ ''نظام'' عربی زبان کا مصدر ہے اور عربی لغت میں اس کے مختلف معانی آتے ہیں۔

(ا) اس کا ایک معنی یہ ہے ''ایک ایسا دھاگہ جس میں موتی پرودیئے گئے ہوں'' (۱)

گویا ''نظام'' اس باریک مگر مضبوط دھاگے کو کہتے ہیں جس میں بکھرے ہوئے موتی پرودیئے جاتے ہیں اور وہ انہیں بکھرنے نہیں دیتا اور یوں وہ ایک خوبصورت مالا یا ہار کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ چنانچہ عربی شاعر نے اس ضمن میں کیا خوب کہا ہے!

لَا تقنطُوا الدُرّ یُنشَر عِقدُہٗ
لِیعودَ احسن بالنّظام و اجملاَ

شاعر کہتا ہے ''تم ہار کے اس موتی کے (مستقبل) کے بارے میں پریشان اور مایوس نہ ہو جسے اس مقصد کے لئے توڑ دیا گیا ہو کہ دوبارہ اسے کسی اچھے اور خوبصورت نظام (یعنی دھاگے) میں پرودیا جائے گا''

اب اگر نظام کے اس معنی میں غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ موتیوں کو ''ہار'' کی شکل دینے والے نظام (دھاگے) میں تین چیزیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں۔ (الف) مختلف اور منتشر موتیوں میں باہمی ربط و تعلق پیدا کرنا (ب) ان میں ایسی وحدت کا پیدا کرنا کہ انہیں ایک نام

(ہار) سے پکارا جانے لگے۔(ج) موتیوں کو یکجا رکھنے اور انہیں کنٹرول کرنے کی صلاحیت واستعداد کا ہونا۔ یہ تین نکات ایسے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں ہر ایک ''نظام'' میں پائے جاتے ہیں۔

(۲) نظام کے ایک اور معنی پر بھی غور کیجئے۔

نظام ان ''اساسی قواعد وقوانین کے مجموعہ'' کو بھی کہتے ہیں جنہیں کسی جماعت یا گروہ نے اپنے فکر وفلسفہ اور عملی کردار کے لئے بنیادی حیثیت دے دی ہو، اور پھر اپنے پورے فلسفے اور فکر کی تشریح و تفصیل، اور اپنے عملی کردار کی وضاحت، ان اصولوں کی روشنی میں کرتی ہو، مثلاً سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکی نظام، اسلامی نظام۔(۲)

(۳) نظام کے ایک اور معنی بھی ہیں:۔

''نظام'' سے مراد لوگوں کے ایسے نگران اور سربراہ، جو ان کے اجتماعی معاملات کو کنٹرول کرنے اور انہیں درست طور پر چلانے کے ذمہ دار ہوں (۳)

ان تمام معانی پر اگر غور کیا جائے تو بنیادی طور پر جو مفہوم ومطلب واضح ہوتا ہے وہ یہ کہ:۔''نظام'' سے مراد ایسی مرکزی چیز، بنیادی اصول و قاعدہ یا افراد کا ایسا ادارہ ہے جو

۱۔مختلف اکائیوں (اشیاء، افکار یا افراد) میں باہمی ربط و تعلق پیدا کرے اور انہیں ایک رشتے میں جوڑ کر اکٹھا کردے۔

۲۔ان میں ایسی وحدت پیدا کردے کہ وہ ایک نام سے پکارے او پہچانے جائیں۔

۳۔پھر اس میں عملی طور پر ان سب کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت اور استعداد بھی موجود ہوتا کہ وہ اس کے بندھن میں بندھے رہیں اور بکھرنے نہ پائیں۔

انگریزی زبان میں نظام کے معنی سسٹم (system) کے کیئے گئے ہیں۔

انگریزی لغت (Dictionary) میں ''سسٹم'' کے بھی تقریباً یہی معنی بیان کے گئے ہیں:۔

(۱)Orderly arrangement(of words,ideas,theories, things ets(2)Methods or principles (of)

نظام کی عرفی اور اصطلاحی حقیقت:

گزشتہ سطور میں پوری وضاحت کے ساتھ یہ حقیقت سامنے آگئی ہے کہ نظام کا لغوی مفہوم و مطلب کیا ہے؟ اب عرفی اور اصطلاحی نقطہ نظر سے اسکا جائزہ لیتے ہیں، یہ ایک مشاہداتی حقیقت ہے کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں باہمی ربط و تعلق کا ایک عمل جاری ہے بلکہ کائنات کی کل اشیاء میں ایک وابستگی اور باہمی تعاون پایا جاتا ہے یہ ربط و تعلق دراصل ''نظام'' کی ہی مختلف شکلیں ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے اپنے جسم سے لیکر کل کائنات کی مختلف اشیاء میں درجہ بدرجہ نظام کا اپنا ایک عمل جاری ہے اور اس کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے مثلاً انسانی تعلق کے حوالہ سے 'انسان کا جسمانی نظام' گھریلو نظام اور خاندانی نظام' شہری اور ملکی نظام' سیاسی و حکومتی نظام، اقتصادی و معاشی نظام' عالمی اور بین الاقوامی نظام ہیں۔ پھر آخر میں دنیا میں موجود تمام اشیاء پر مشتمل کل کائنات کا ایک نظام موجود ہے۔ اس طرح نظاموں کا ایک تسلسل ہے جو نیچے سے اوپر تک پایا جاتا ہے۔ اب ان میں سے جس نظام کے متعلق ہم گفتگو کرنا چاہتے ہیں پہلے اس کا مقام و مرتبہ متعین کریں گے اور پھر اس کی اصطلاحی تعریف اور حقیقت بیان کریں گے تا کہ ان مختلف نظاموں کی حقیقتوں کے حوالہ سے ہمارے ذہن میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

۱۔ انسان کا جسمانی نظام:۔

اب اگر ہم انسان کے جسمانی نظام کے متعلق گفتگو کریں تو اس کی تعریف یوں بیان کی جائے گی کہ ''مختلف اعضاء انسان کو باہم مربوط رکھنے والا وہ سلسلہ جو غذا کو ہضم کر کے اس کی تمام ضروریات بھوک پیاس وغیرہ کو ختم کرے اور جسم انسانی کو کنٹرول کرے، انسان کا جسمانی نظام کہلاتا ہے''۔

چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام شاہ ولی اللہ دھلویؒ ارشاد فرماتے ہیں جب انسان کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے تو غذا کو ہضم کرنے اور اس کو سنبھالنے والی قوتیں سرگرم عمل ہوجاتی ہیں۔ اس طرح خوراک ہضم ہوجاتی ہے اور اس کا جوہر اور خلاصہ نکل آتا ہے پھر اس

www.rahimia.org

جوہر کا ایک حصہ خون بن جاتا ہے دوسرا حصہ منی بن جاتا ہے۔ جب کہ تیسرا حصہ اس توانائی اور انرجی یعنی نسمہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (جو انسانی جسم کو کنٹرول کرتی ہے)'' فَھٰذا نِظَامُ القَالِب '' یہ انسانی جسمانی ڈھانچے کا نظام کہلاتا ہے''(٦)

ایک اور جگہ پر انسان کے اندرونی جسمانی نظام کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔ ''وَنَسمَةُ تَشبَهُ نِظَامَ المَدِينَه' 'یعنی انسانی جسم میں قوت و توانائی کا نظام، بالکل شہری اور ملکی نظام کی طرح موجود ہے (جو جسم انسان کو زندہ رکھتا ہے)''(٧)

شاہ صاحب کی ان تشریحات سے ہمیں انسان کے جسمانی ڈھانچہ کے نظام کی عرفی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے، پھر یہ جسم انسانی کا مرکزی نظام ہے، جس کے ذیل میں اعضائے جسمانی کا بھی اپنا ایک الگ الگ نظام ہے۔ مثلاً، دل کا نظام' دماغ کا نظام' جگر اور گردوں کا نظام وغیرہ وغیرہ' لیکن ان سب کا تعلق اپنے مرکزی نظام سے ہے۔ یہ مختلف نظامہائے اعضاء بالکلیہ ایک دوسرے سے آزادرہ کر اپنے انفرادی وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتے' دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ مرکزی نظام کو اس کے ذیلی نظاموں سے علیحدہ کر کے باقی بھی نہیں رکھا جا سکتا۔ گویا ان سب کے درمیان ایک باہمی ربط و تعلق ہے جسکی بنیاد پر انسانی جسم کا نظام قائم ہے۔

www.rahimia.org

۲۔ خاندانی اور گھریلو زندگی کا نظام:۔

انسانی جسم کے نظام کے بعد خاندانی اور گھریلو زندگی کا نظام ہوتا ہے یعنی چند افراد مل جل کر ایک خاندان اور گھر کی بنیاد رکھتے ہیں پھر ان کے درمیان باہمی ربط و تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اب گھر کے مختلف افراد کے درمیان پایا جانے والا وہ باہمی ربط و تعلق جو خاندان کو ایک وحدت کی شکل دے اور اس میں رہنے والے افراد کے گھریلو تقاضوں اور ضروریات کو پورا کرے خاندانی اور گھریلو نظام کہلاتا ہے۔

اس نظام کے بھی کچھ ذیلی نظام ہوتے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ ان کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں۔

"فَتَحَقَّقَ بِهٰذِهِ العِنَايَاتِ نِظَامَاتٌ ثَلٰثٌ :زِوَاجٌ وَ وِلَادٌ وَ مِلْكِيَةٌ وَهٰذَا النِّظَامُ هُوَ السَّمّٰى عِندَ نَا بِالْمَنزِلِ"۔

اللہ پاک نے انسان میں نکاح'اولاد اور ملکیت کی خواہش رکھی ہے ،پس اللہ تعالی کی ان عنایات کی وجہ سے تین نظام وجود میں آتے ہیں۔یعنی:

۱۔مرد وعورت کے درمیان شادی کا نظام۔

۲۔اولاد کی پیدائش اوراس کی تربیت کا نظام۔

۳۔گھریلو زندگی چلانے کے لئے اشیاء کی ملکیت کا نظام۔

ان تینوں کے مجموعہ سے جونظام تشکیل پذیر ہوتا ہے اسے ہم گھر سے تعبیر کرتے ہیں (۸)

شاہ صاحب کی اس وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ خاندان کا مرکزی نظام مرد وعورت کے باہمی تعلق پر قائم نکاح اولاد اور ملکیت کے ذیلی نظاموں پر مشتمل ہوتا ہے ان کو ایک دوسرے سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا بلکہ باہم دیگر مل کر ہی یہ نظام درست بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔

www.rahimia.org

۳۔شہری اور ملکی نظام:۔

خاندانی اور گھریلو نظام کے بعد اس کے اوپر شہری اور ملکی نظام ہوتا ہے جو مختلف خاندانوں ،گروہوں اور جماعتوں کے باہمی ربط پر مشتمل ہوتا ہے،چنانچہ شاہ ولی اللہؒ اس کی حقیقت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں !"میرے نزدیک شہری اور ملکی زندگی سے مراد ایک ایسی جماعت ہے جس کے افراد باہم قربت اور تعلق رکھتے ہوں اور جن کے درمیان لین دین کے معاملات جاری ہوں باوجودیکہ وہ مختلف خاندانوں اور گھروں میں رہنے والے ہوں" (۹)

شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک شہر یا ملک محض کسی خطہ زمین اوراس کی سرحدات کا نام نہیں ہے بلکہ کسی ملک میں رہنے والے افراد کے درمیان پائی جانے والی وحدت و یگانگت اور باہمی تعلقات پر مبنی اجتماعیت کا نام "ملک" یا شہر ہوتا ہے، چنانچہ شاہ صاحب اس کو ایک جگہ ان الفاظ کے ساتھ واضح کرتے ہیں:۔

"اِذ حَقِیقَۃُ المَدِینَۃِ لَیسَتِ السُّورَ وَالسُّوقَ وَ العِمَارَاتُ الرَّفِیعَۃُ وَ اِنَّمَا ھِیَ نَوعُ اِرتِبَاطٍ بَینَ جَمَاعَاتٍ مِنَ الاِنسَانِ"

ترجمہ:۔ملک اور شہر کی حقیقت محض یہ نہیں ہے کہ اس کی جغرافیائی حدود ہوں، بڑے بڑے بازار اور بلند و بالا عمارتیں ہوں بلکہ ملک اور شہر نام ہے اس خاص ربط اور تعلق کا' جو انسانوں کی مختلف جماعتوں کے درمیان پایا جاتا ہے(۱۰)

ملک کے لئے نظام کی ضرورت:۔

اب اس ملکی اور قومی اجتماعیت کو باہمی ربط و تعلق کی بنیاد پر منظم اور مربوط انداز میں چلانے کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک طاقت کا ہونا ضروری ہے، چنانچہ ملکی نظام اور اسے کنٹرول کرنے والی طاقت کی وضاحت کرتے ہوئے شاہ صاحب رقم طراز ہیں:۔

"یہ بہت ضروری ہے کہ لوگوں کی مختلف جماعتوں مثلاً کاشت کاروں' تاجروں اور صنعتکاروں کے درمیان باہمی ربط و تعلق پیدا ہو اور انسانوں کے ان مختلف گروہوں کے باہمی ربط و تعلق کا نام ہی حقیقت میں "ملک" ہے اس باہمی ربط کی وجہ سے ہی ملک ایک جسد واحد کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے پس اس اجتماعی وحدت کو صحیح طور پر قائم رکھنا اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد و منافع کو پورا پورا وصول کر کے اس کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے" (۱۱)

ملکی نظام کی ذمہ داری:۔

اس قومی اجتماعی وحدت کو درست طور پر قائم رکھنے اور اس سے پورے پورے فوائد حاصل کر کے' ملک میں بسنے والے تمام افراد کے اجتماعی اور انفرادی حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری نظام پر عائد ہوتی ہے اس لئے کہ اس اجتماعی وحدت کی حکمرانی اس کے ہاتھ میں ہے۔چنانچہ شاہ صاحب اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اجتماعی اداروں کو چلانے والا وہ نظام ہی معاشرے کا حقیقی حکمران اور ذمہ دار ہوتا ہے جس سے ملک کی (اجتماعی) صحت برقرار رہتی ہے۔اور اجتماعی منافع کی تکمیل ہوتی ہے۔(۱۲)

ملکی ''نظام'' کی تعریف:۔

شاہ صاحب کی درج بالاتحریرات کا خلاصہ یہ ہے کہ قومی اور ملکی نظام طبعی اور فطری طریقے پراس طرح وجود میں آتا ہے کہ قوم اپنے اجتماعی وانفرادی حقوق کی نگہداشت اوران کو باہم مربوط کرنے کے لئے کچھ اجتماعی ادارے تشکیل دیتی ہے۔اوراپنی قوم میں سے کچھ افراد کو اس اجتماعی اداروں کو چلانے کی ذمہ داری سونپ دیتی ہے۔اور پھران اداروں کو چلانے والے افراداور باقی قوم کے درمیان مختلف امور کے سلسلے میں ایک ربط وتعلق کا سلسلہ جڑ جاتا ہے۔چونکہ یہ ادارے مختلف اجتماعی تقاضوں کے حوالے سے نیچے سے اوپر تک موجود ہوتے ہیں لہٰذا ان اداروں کے درمیان بھی ایک سلسلہ ربط موجود ہوتا ہے۔اب افراد کا وہ سلسلہ یا ادارہ جوقوم کے انفرادی اوراجتماعی معاملات کومربوط طور پر چلائے۔اورقومی اجتماعی مفادات کوبہترطور پر کنٹرول کرے نظام(System) کہلاتا ہے۔

نظام کافساد:۔

چونکہ اس نظام اور''دھاگے'' کی باگ ڈور'اجتماعی اداروں کوچلانے والے ہیت حاکمہ کے پاس ہوتی ہے'اس لئے اس کافرض بنتاہے کہ وہ اس ربط وتعلق کوقوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے اورجن مقاصد کے لئے یہ ادارے تشکیل دیئے گئے ہیں،انہیں پورا کرے۔ اب جب تک قومی مقاصد پورے ہوتے رہیں اورقوم کے حقوق کی نگہداشت کا کام جاری رہےتو یہ نظام اور سلسلہ درست اور صالح کہلائے گا۔لیکن اگر حکمران افرادقومی مفادات کوپس پشت ڈال کر غیرملکی طاقتوں کے غلام'یا اپنے گروہی مفادات کے اسیر ہوجائیں اور یوں اپنے فرائض سے روگردانی کریں تو''نظام'' خراب ہوجاتا ہے۔اوراس میں فساد آجاتا ہے۔اس طرح یہ ربط وتعلق اور یہ سلسلہ نظام' قوم کے لئے ایک مصیبت بن جاتا ہے۔اور پوری قوم اس کے ناجائز تسلط کی وجہ سے ایک عذاب میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ان حالات میں ضروری ہوتا ہے کہ اس سلسلہ نظام کوتوڑ کراز سرنوقومی امنگوں کے مطابق ایک اچھا اور بہترین نظام ترتیب دیا جائے۔

مرکزی قومی نظام کے ذیلی نظام:۔

پورے سماج پر قائم مرکزی نظام کی حقیقت اور وضاحت آپ نے گذشتہ سطور سے معلوم کرلی۔اب اس مرکزی نظام کے ذیل میں اور بہت سے نظام کام کرتے ہیں جو اگرچہ اپنی جگہ مستقل نظام کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن مرکزی نظام کے ذیلی ادارے ہونے کی وجہ سے اسی کے ساتھ مربوط اور متعلق ہوتے ہیں اور ان میں وہی فکر کام کررہا ہوتا ہے جو مرکزی نظامِ حکومت کی سوچ کا محور اور نقطہ ماسکہ ہوتا ہے وہ ذیلی نظام یہ ہیں:۔انتظامیہ کا نظام' عدلیہ کا نظام' دفاع وحفاظت کا نظام' امن وامان کا نظام' سیاسی نظام' اقتصادی اور معاشی نظام' تعلیم کا نظام وغیرہ، یہ تمام نظامہائے حیات مرکزی نظامِ حکومت کے ایسے شعبے ہیں کہ جن کے باہمی ربط وتعلق کی وجہ سے ہی مرکزی نظام اپنا بھرپور کردار ادا کرسکتا ہے۔ پھر ان سب ذیلی اداروں پر چونکہ قوت حاکمہ مرکزی نظام کو حاصل ہوتی ہے اس لئے جس قسم کی سوچ وفکر اور مقاصد حکمران طبقے کے ہونگے اسی کا اظہار ان ذیلی نظاموں سے بھی ہوگا۔

۴۔ بین الاقوامی نظام:۔

پھر آگے چل کر مختلف اقوام اور ممالک باہم مل کر ایک بین الاقوامی نظام تشکیل دیتے ہیں اور یوں تمام اقوام' اس عالمی نظام کے ذریعے مساوی طور پر اپنی جغرافیائی اور علاقائی حدود کا تحفظ کرتی ہیں، اپنے مسائل کو بین الاقوامی فورم کے سامنے پیش کرکے عالمی نقطہ نظر سے انہیں حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ گویا بین الاقوامی نظام، قوموں کے داخلی وخارجی حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور ایک قوم کو دوسری پر جارحانہ اقدامات سے عملی طور پر باز رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی خاص قوم یا ملک عالمی نظام پر ناجائز تسلط حاصل کرے' ممالک کے مسلمہ حقوق کو گزند پہنچائے اور جارحانہ اقدامات کی مرتکب ہو تو سارا عالمی نظام خراب اور فاسد ہوجاتا ہے کیونکہ اس وقت یہ عالمی نظام قوموں کے حقوق کا تحفظ کرنے کی بجائے ایک قوم کے ناجائز مفادات کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے۔لہٰذا اسے بھی توڑنا وقت کی ضرورت بن جاتا ہے۔

www.rahimia.org

۲۔ نظام کے ہمہ گیر اثرات کا جائزہ

گذشتہ سطور میں نظام کی لغوی اور عرفی حقیقت پوری وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے آ گئی ہے۔اب ہم آگے بڑھتے ہیں اور نظام کے ان ہمہ گیر اور دُورَس اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔جو کسی بھی معاشرے کو متاثر کرتے ہیں اور یوں معاشرہ اچھے یا برے اثرات کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ہر نظام اور اس کو چلانے والے افراد اپنے اپنے دائرہ کار میں انسانی زندگی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔نظام کے اثرات کی وسعت اور ہمہ گیریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے دائرہ کار میں آنے والی کوئی چیز انفرادی طور پر اپنے آپ کو اس کی گرفت سے بچا نہیں سکتی ہے۔اگر معاشرے کا کوئی فرد انفرادی طور پر اس کے مثبت یا منفی اثرات سے بچنے کی کوشش بھی کرے، تب بھی وہ اس سے مکمل طور پر بچ نہیں سکتا ہے،نظام کے اچھے یا برے اثرات اس پر ضرور ظاہر ہونگے۔

امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر بھی بحث و گفتگو فرمائی ہے۔اس سلسلے میں انہوں نے جو فکر پیش کیا ہے،ہم اس کی روشنی میں ایک مختصر سا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

نظام کی مرکزی قیادت کا وجود اور معاشرے پر اس کے اثرات:۔

گذشتہ سطور میں آپ نے دیکھا کہ انسان کی شخصی اور ذاتی زندگی سے لے کر قومی اور اجتماعی زندگی تک نظاموں کا ایک تسلسل قائم ہے۔جس کے زیر اثر تمام افراد انسانی اور ادارے کام کرتے ہیں اب ہر نظام کی ایک مرکزی قیادت ہوتی ہے جو اس نظام کو منظم انداز میں چلاتی ہے۔چنانچہ شاہ ولی اللہؒ اس حقیقت کو اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"کُلُّ نِظَامٍ لَابُدَّ فِیهِ مِن سَائِسٍ" ہر نظام میں ایک مرکزی قائد ضرور ہوتا ہے۔جو اس کو چلاتا ہے۔(۱۳)

جسمانی نظام کا قائداوراس کے اثرات:۔

اس اصول کوواضح کر کے شاہ صاحب نے ہرایک نظام کی مرکزی قیادت کو بیان کیا ہے اوراس کے اچھے یا برے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔چنانچہ انسانوں کے شخصی جسمانی نظام کی حکمران طاقت کو بیان کرتے ہوئے شاہ صاحب لکھتے ہیں:۔''وَاعلَم اَنَّ القَلبَ هُوَ السَّیِّدُ وَ هُوَالمَسئُولُ عَن رَعِیَّتِه'' اس میں کوئی شک نہیں کہ''دل''انسان کے جسمانی نظام کا سربراہ اور حکمران ہے اور وہ اپنی رعایا (یعنی اعضاء انسانی) کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہے۔

انسانی جسم میں دل کا بنیادی کردار:۔

اب اگر''دل''انسانی جسم کواس کے طبعی اور فطری تقاضوں کے مطابق صحیح طور پر چلائے گاتو جسم انسانی ٹھیک رہے گا لیکن اگراس نے جسم کے فطری اور طبعی تقاضوں کو نظرانداز کیایااس کی روح کی ضروریات کو پس پشت ڈال دیااور خواہشات کے سانچے میں ڈھل کر غلط فیصلے جسم پرمسلط کیئےتو وہ پورے جسم کی تباہی و بربادی کا باعث ہوگا اور پھر پورے جسمانی نظام کی نشان دہی ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

''آلَااِنَّ فِی الجَسَدِ مُضغَةً إذَا صَلُحَت صَلُحَ الجَسَدُ کُلُّه وَ إذَافَسَدَت فَسَدَ الجَسَدُ کُلُّه آلَاوَهِیَ القَلب'' سن لو!بے شک جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح رہے تو تمام جسم ٹھیک رہتا ہے۔اوراگر وہ خراب اور فاسد ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے۔یادرکھو!وہ''دل'' ہے۔(۱۵)

یہ حدیث جہاں یہ بات بیان کرتی ہے کہ انسانی جسم پراس کے مرکزی نظام کی طاقت یعنی''دل''پوری ہمہ گیریت کے ساتھ اثرانداز ہوتی ہے۔وہاں ایک اوراصول کی طرف بھی اشارہ کررہی ہےاوروہ یہ کہ''ہر چیز کا مرکزی نظام اس کی تمام جہات پر گرفت رکھتا ہےاس کی خرابی یادرستگی کااثراس چیز پرضرورظاہرہوکررہے گا''۔

انسانی جسم میں دل کے اسی بنیادی کردار کی وجہ سے شاہ صاحب لکھتے ہیں۔''دل کی

حیثیت اس حکمران کی سی ہے جو حکم جاری کرنے میں پورے اختیارات کا مالک ہو اور قطعی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو جب اس کے سامنے کوئی معاملہ پیش ہوتا ہے اور کوئی ضروری تقاضہ سامنے آجاتا ہے تو وہ پوری شان وشوکت اور قوت کے ساتھ اسے نمٹاتا ہے اور پھر تمام اعضاء انسانی اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں ان کے لئے راہ فرار ممکن نہیں ہوتا۔ ہاں! جب پورا نظام ہی خراب ہو جائے اور ''دل'' اعتدال کے راستہ سے ہٹ جائے (تو سارا معاملہ بگڑ جاتا ہے)(۱۶)

دل کی یہی وہ اہمیت ہے کہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ انسان کی قلبی رجحانات اور عقل وشعور (جسے شاہ صاحب نے دل کے احکامات میں سے شمار کیا ہے)(۱۷) پر مبنی افکار ونظریات اس کی عملی زندگی پر گہرے اثر ڈالتے ہیں۔ اگر عقل وشعور سے کام لے کر صحیح افکار ونظریات اپنائے جائیں اور بروقت صحیح فیصلے کئے جائیں تو ایسا انسان کامیاب کہلائے گا۔ لیکن اگر عقل وشعور سے کام نہ لیا اور صحیح افکار وخیالات کی روشنی میں بروقت اور صحیح فیصلہ نہ کیا تو اپنی عملی زندگی میں ایسا شخص ناکام ہو کر رہ جائے گا۔

خاندانی نظام کی قیادت اور اس کے اثرات:۔

جسمانی نظام کی طرح خاندانی زندگی میں بھی ایک مرکزی قیادت ہوتی ہے۔ یہ قیادت خاندان کے سربراہ کے پاس ہوتی ہے وہ پورے خاندان اور گھر کو کنٹرول کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ''كُلُّ نِظَامٍ لَا بُدَّ فِيهِ مِن سَائِسٍ وَسائِسُ الْمَنزِلِ هُوَ السَّيِّدُ'' ہر نظام میں ایک مرکزی قائد ہوتا ہے جو اسے چلاتا ہے اور گھر کا قائد اس کا سربراہ ہوتا ہے۔(۱۸)

یہ گھر کے سربراہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر میں بسنے والے افراد کے طبعی اور فطری تقاضوں کا ادراک کرے اور ان کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری نبھائے اپنے دائرہ کار میں آنے والے افراد مثلاً بیوی بچوں کی پوری تربیت کرے انہیں باعزت اور باوقار مقام دلائے ان کی ضروریات کو پورا کرے اور پورے خاندان کو بحیثیت مجموعی معاشرہ کا ذمہ دار اور

www.rahimia.org

مثالی گھرانہ بنائے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنی ذمہ داریوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کرتا تو خاندانی نظام میں فساد پیدا ہو جائے گا اور یوں وہ خاندان تباہی و بربادی کے کنارے پر پہنچ جائے گا اور اس تباہی کا ذمہ دار خاندان کا سربراہ ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث نبوی ﷺ میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ ''اِنَّ اللّٰہَ سَائِلُ کُلِّ رَاعٍ عَمَّا اِستَرعَاہُ حَفِظَ اَمْ ضَیَّعَ حَتّٰی یُسأَلُ الرَّجُلُ عَنْ اَھلِ بَیتِہٖ'' بے شک اللہ تعالیٰ ہر سربراہ سے اس کے زیر انتظام افراد کے بارے میں سوال کرے گا کہ ان کے حقوق کو ادا کیا یا ضائع کر دیا حتی کہ انسان سے اس کے گھر والوں اور اہل و عیال کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔(۱۹)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خاندانی نظام کی درستگی یا خرابی کا ذمہ دار خاندان کا سربراہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے اچھے یا برے اثرات پورے خاندان پر پڑتے ہیں اسی وجہ سے اس سے سوال و جواب ہوگا۔

www.tahimia.org

ملکی نظام کی قیادت اور سماج پر اس کے گہرے اثرت:۔

اب آیئے! ملکی اور قومی نظام کی طرف' کسی معاشرے پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ ہر نظام کی طرح پورے ملک کے نظام کی مرکزی قیادت بھی حکمران طبقات کے پاس ہوتی ہے اس لئے مقتدر طبقات کی سوچ و فکر اور ان کا نافذ کردہ عملی نظام (Setup) 'معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے ان اچھے یا برے اعمال اور صحیح یا غلط احکامات معاشرے کے ہر فرد کو متاثر کرتے ہیں کوئی فرد بھی ان کے اثرات کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لئے حکمران طبقات کا اجتماعی نقطہ نظر سے درست زاویہ فکر کا حامل ہونا از بس ضروری ہے۔ نیز ان پر لازم ہے کہ وہ ایسا عملی پروگرام نافذ کریں جو قومی اجتماعی تقاضوں کا آئینہ دار ہو اور انہیں غلط راستوں پر جانے سے باز رکھے تاکہ قوم بحیثیت مجموعی ترقی کی منازل طے کرے۔ چنانچہ شاہ صاحب مقتدر طبقات کے فرائض اور ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں! ''جو شخص بھی مخلوق کا سربراہ بنے خواہ وہ مستحکم حکمران ہو یا کوئی ہدایت شناس دانش ور اور مفکر یا اپنی قوم کا نمائندہ ہو تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ (دور کے تقاضوں کے مطابق

قومی فلاح و بہبود کے لئے)اچھا اور بہترین پروگرام متعارف کرائے اور انہیں غلط قسم کی رسومات اور طریقہ ہائے کار سے بچائے‘‘(۲۰)

جیسے حکمران ویسے عوام:

شاہ صاحب حکمرانوں کا یہ فرض بتا کر لکھتے ہیں کہ جو حکمران یہ امور انجام نہیں دیتا یعنی قومی اجتماعی امنگوں کے مطابق اجتماعی اداروں کو نہیں چلاتا ایسا حکمران قوم کے حقوق غصب کرنے والا ہے وہ قوم کے ساتھ دھوکہ دہی اور خیانت کا مرتکب ہوا ہے اس لئے معزول کردیئے جانے کے قابل ہے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ ’’وَاِن لَّم یَفعَل ذٰلِکَ کَانَ خَائِناًمُستَحِقًّالِلعَزلِ وَ مِن ھٰذَا القَبِیلِ یُقَالُ :اَلنَّاسُ عَلٰی دِینِ مُلُوکِھِم فَاِذَا فَسَدَ المَلُوکُ فَسَدَ النَّاسُ‘‘ اگر وہ یہ کام (یعنی قوم میں اچھی رسومات جاری نہیں کرتا اور بری رسومات سے نہیں بچاتا) نہیں کرتا تو ایسا حکمران خائن ہے۔اور معزول کردیئے جانے کا مستحق ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ ’’لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔جب حکمران طبقہ خراب ہوجائے تو تمام لوگ بھی خراب ہو جاتے ہیں‘‘(۲۱)

اس لئے عام لوگوں کو خرابی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ حکمران طبقات کو قومی اجتماعی اداروں سے الگ کردیا جائے تا کہ معاشرہ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہے، حکمرانوں کے اچھے یا برے اعمال کے اثرات پورے معاشرے پر اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ ان کے اچھے کردار اور قومی تقاضوں کے مطابق کئے جانے والے فیصلوں سے سارا ملک امن وامان کا گہوارہ بن جاتا ہے اور باقی اقوام کے درمیان قومی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے لیکن اگر وہی حکمران برے کردار کے حامل ہوں قومی تقاضوں کو نظر انداز کردیں اور اپنے غلط فیصلوں کو قوم کے سر تھوپ دیں تو پورا ملک تباہی کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے پوری قوم ذلیل ورسوا ہو کر رہ جاتی ہے قومی عزت و وقار خاک میں مل جاتا ہے۔چنانچہ شاہ صاحب حکمران طبقات کے فکر وعمل کے گہرے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ ’’کسی بھی ملک کا مستحکم حکمران طبقہ اگر اپنی قوم کو بہترین علوم اور اچھے اعمال و کردار کے مطابق تیار کرے تو ایسا ملک ایک مثالی اور

www.ahmia.org

بہترین ملک کہلاتا ہے اور اگر وہ اپنی قوم کو جنگ وجدل اور بغض وعداوت کی بنیاد پر تیار کرے تو وہ جنگ اور لڑائی کیلئے ہر وقت تیار رہنے والا ملک کہلائے گا اور اگر حکمران طبقات قوم کو پستی اور ذلت میں رکھیں تو پورا ملک کمزور اور ذلیل شمار ہوگا''۔(۲۲)

شاہ صاحب کی درج بالا تحریرات سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ کسی بھی سماج میں رائج نظام اور اس کی مرکزی قیادت کا اچھا یا برا کردار، پورے سماج پر اپنا گہرا اثر ڈالتا ہے سماج میں رہنے والا کوئی فرد اپنے آپ کو اس کے اثرات سے محفوظ کر کے نہیں رکھ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی درجے میں ہر فرد اس کے اثرات کی زد میں ضرور آتا ہے۔

جدید دور میں نظام کے گہرے اثرات:۔

خاص طور پر آج جبکہ دور تبدیل ہوگیا ہے اور جدید ذرائع و وسائل کی وجہ سے پورا ملک ایک شہر کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اور پوری دنیا سکڑ کر ایک ملک کی مانند نظر آتی ہے نظام کا دائرہ نفوذ مزید بڑھ گیا ہے چنانچہ جب سے نظاموں کی باہمی جنگ شروع ہوئی ہے ہر نظام اپنے جال کو مضبوط بنانے کے لئے مورچہ بندی کئے ہوئے ہے اور نت نئے طریقوں سے اپنی گرفت کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے چکر میں ہے یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا نظاموں کی گرفت میں جکڑی ہوئی ہے اور اسی وجہ سے تیسری دنیا کے ممالک پر سرمایہ داری نظام کا عفریت مسلط ہے ساری دنیا کو اپنے چنگل میں پھانس لینے کی اس کی خواہش دن بدن بڑھتی جارہی ہے چنانچہ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے سامراجی نظام کے حق میں اس قدر جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ حقائق کا تلاش کرنا ایک محال امر نظر آتا ہے۔ سامراجی ذرائع ابلاغ کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ دنیا بھر کے افراد شعور سے عاری ہو جائیں اور جس راستے پر ہم انہیں لے جارہے ہیں وہ اس کو ''وحی الہی'' سمجھ کر چلتے رہیں۔ چنانچہ ان ذرائع ابلاغ نے پوری قوم کے شعور کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔

ان حالات میں انسانی سماج پر نظام کی گرفت بہت مضبوط ہوگئی ہے انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور زاویہ اسکی دست برد سے محفوظ نہیں ہے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر

www.rahimia.org

''نظام'' کی گہری چھاپ لگی ہوئی ہے حتی کہ آج کے سامراجی نظام میں تو مذہب بھی اس کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے وہ بھی اپنے آپ کو اس کے اثرات سے نہ بچا سکا ہے اور ''آلہ کار مذہب'' بن کر رہ گیا ہے۔

باشعور افراد کا فرض:۔

ان حالات میں جبکہ نظام سامراجیت اور استحصال پر مبنی ہو اور انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اس کے گہرے اثرات پڑ رہے ہوں تو باشعور اجتماعیت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نظام کے برے اثرات سے بچ نکلنے کی تدابیر سوچے اور یہ دیکھے کہ ہم بحیثیت مجموعی کس طرح نظام کے دباؤ سے آزاد ہو سکتے ہیں اپنے فکر و شعور کو کس طرح پروپیگنڈے کے اثرات سے بچا سکتے ہیں اور اپنے مذہب کو ''آلہ کار مذہب'' کے بجائے کس طرح ایک جاندار اور ''حقیقی مذہب'' کے روپ میں لا سکتے ہیں۔ اس کے لئے ایک جدوجہد اور محنت کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ رائج نظام کو ختم کرنے کے لئے اپنے شعور کو بلند کریں، اپنے آپ کو ایک تربیت یافتہ جماعت کے سانچے میں ڈھل دیں اور سامراجی پروپیگنڈوں کے اثر سے اپنے آپ کو نکال لیں، تاکہ قومی اجتماع میں پورے شعور کے ساتھ حصہ لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.rahimia.org

حوالہ جات

(۱) الخیط الذی ینظم به اللولو ونحوہ دیکھئے ''مختار الصحاح صفحہ ۶۶۷ بیروت، المنجد فی اللغۃ صفحہ ۸۱۸ (۲) الخضوع للقوانین والحفاظ علیھا۔ مجموعہ عقائد و مبادی فرعیہ بشکل مذہب او اطار خاص'' قاعدہ معینہ تبع فی الاقتصاد العام او فی طرف الحکم الراسمالی ''الرائس صفحہ ۱۲۱۱ (۳) صلاح الامر وقوامہ'' دیکھئے لاروئس صفحہ ۱۲۱۱ مطبوعہ بیروت

(۴)Standerd Dictionaty Urdu into English p.643

(۵)Practical Dictionary English into English p . 665

(۶) تفصیل کے لئے دیکھئے تفہیمات الٰھیہ صفحہ ۲۲۹ ج اول مطبوعہ حیدر آباد۔

(۷) البدور البازغہ صفحہ ۴۱ مطبوعہ حیدر آباد (۸) حوالہ بالا صفحہ ۸۰ (۹) '' اعنی بالمدینہ جماعتہ متقاربہ تجری بینھم المعاملات ویکونون اھل منازل شتی'' دیکھئے حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۹۲ ج ۱ مطبوعہ قاہرہ (۱۰) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:۔ البدور البازغہ صفحہ ۶۳ مطبوعہ حیدر آباد (۱۱) حوالہ بالا صفحہ ۹۱ (۱۲) اصل عبارت ملاحظہ ہو'' والتدبیر الذی به توجد الصحتہ وتکمل ہو الامام فی الحقیقہ '' دیکھئے البدور البازغہ صفحہ ۹۱ (۱۳) حوالہ بالا صفحہ ۷۳۔ (۱۴) ایضاً صفحہ ۴۵ (۱۵) بخاری و مسلم شریف بحوالہ ''قلب'' صفحہ مطبوعہ کراچی۔

(۱۶) البدور البازغہ صفحہ ۴۱ (۱۷) ''دل کے تابع کون کون سی چیزیں ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے البدور البازغہ صفحہ ۴۱ تا ۴۵ (۱۸) حوالہ بالا صفحہ ۸۳ (۱۹) السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، مسائلۃ کل راع عما استرعاہ، حدیث نمبر ۹۱۲۹ (۲۰) البدور البازغہ صفحہ ۱۱۸۔

(۲۱) حوالہ بالا صفحہ ۱۱۹ (۲۲) حوالہ بالا صفحہ ۱۱۷۔

www.rahimia.org